www.KitaboSunnat.com

کتاب و حکمت — غازی عزیر

گزشتہ سے پیوستہ

نسخِ قرآن کا مسئلہ

حدیث لاوصیۃ لوارث کی تحقیق

جناب رحمت اللہ طارق صاحب نے ۱۹۶۲ء میں ایک کتاب بعنوان "تفسیر منسوخ القرآن" ترتیب دی تھی جو بڑی تقطیع کے تقریباً ۹۰۶ صفحات پر محیط ہے۔ اس کتاب میں آں جناب نے یہ جداگانہ موقف اختیار کیا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی حکم یا آیت سرے سے منسوخ ہی نہیں ہے۔ اس ضمن میں آنجناب نے بزعم خود کبار ائمہ و محدثین مثلاً امام ابن حزم ظاہری، امام ابن کثیرؒ امام نووی، امام ابن حجر عسقلانی اور قاضی شوکانی وغیرہم رحمہم اللہ کی اغلاط کی نشاندہی کی ہے اور اپنے اس موقف کی تائید میں اکثر و بیشتر تفسیر المنار، ابو مسلم اصفہانی، امام رازی، فاری (اصول و منطق کے عالم، ۸۴۳ھ) اور سرسید احمد خان وغیرہم کی کتب پر ضرورت سے زیادہ اعتماد و انحصار کیا ہے۔ اس کتاب میں آں موصوف نے اپنی عام روش کے مطابق ورثاء کے حق میں بھی فرضیت وصیت کے بارے میں جمہور علمائے امت کی رائے سے اختلاف کیا ہے اور حدیث "لاوصیّۃ لوارث" کی ۳۴ سندوں کے رواۃ پر صرف جارحین کے اقوال جرح، جو اکثر حالات میں غیر مفسر ہیں، نقل کرتے ہوئے انہیں "صفریں" ثابت کیا ہے، اور بقول آں محترم:

> "اکیلی صفر ایک ہو چاہے لاکھ وہ صفر ہی رہے گی، ہندسے کا کام نہیں دے سکتی۔ صفر مستقل بالذات وجود کی حامل نہیں ہوتی۔ ہندسہ ہے تو صفر بھی کام دے سکتی ہے اور ہندسہ نہیں تو خالی صفر سے کوئی کام نہیں چل سکتا" (۱)

افسوس کہ آنجناب کو ان میں سے بعض رواۃ کے متعلق ائمہ تعدیل کے تحسین و توثیق کے کلمات نظر نہ آئے۔ کسی انسان کے محاسن و توثیق سے چشم پوشی کرکے صرف اس کے متعلق جرح (عیوب) کو اجاگر کرنا علمی تحقیق اور انصاف کے تقاضوں کے صریح خلاف ہے۔ پھر جرح بھی ایسی کہ جو غیر مفسر ہو علماء کے نزدیک قطعاً ناقابل اعتماد ہوتی ہے۔ کون ایسا شخص ہوگا جس میں کچھ خوبیوں کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کچھ عیوب بھی نہ ہوں۔ لیکن ہر انسان پر اس کی حسنات و سیئات کے غالب عنصر کو ہی مدنظر رکھ کر کوئی حکم لگایا جاتا ہے، چنانچہ سید التابعین حضرت سعید بن المسیب ؒ کا مشہور قول ہے:

"لیس من شریف ولا عالم ولا ذی فضل الا وفیه عیب ولکن من الناس من لاینبغی ان تذکر عیوبه فمن کان فضله أکثر من نقصه وهب بفصه لفضله" (۲)

"کوئی بھی (اس دنیا میں) معزز اور صاحب علم و فضل شخص ایسا نہیں پایا جاتا کہ جس کی ذات میں کوئی عیب نہ ہو مگر لوگوں میں چند ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے ذاتی نقائص بیان کرنے سے گریز کیا جانا چاہئے تو جس شخص کی خوبی اس کے نقائص سے زیادہ ہوں وہ اللہ کے فضل کے وافر حصہ دیا گیا ہے"

لیکن یہ اس کی تفصیل کا موقع نہیں ہے۔اس بارے میں مزید معلومات کے لئے ذیل التبر المسبوک لسخاوی، (۳) مجموعہ الفتاویٰ لابن تیمیہ، (۴) اللباب فی تہذیب الانساب، (۵) سیر اعلام النبلاء للذھبی، (۶) قاعدہ فی الجرح والتعدیل، (۷) شروح البخاری، (۸) الرفع والتکمیل لعبد الحئی لکھنوی، (۹) مقدمہ ابن الصلاح، (۱۰) اور کتاب ابن قتیبہ لدکتور عبدالحمید سند الجندی (۱۱) وغیرہ کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

چونکہ یہ مختصر بحث جناب رحمت اللہ طارق صاحب کی علمی لغزش بیان کرنے کی قطعی متحمل نہیں ہو سکتی لہٰذا ہم اپنی گفتگو کو زیر بحث حدیث کی مختصر تحقیق تک ہی محدود رکھیں گے۔علامہ جمال الدین زیلعی ؒ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث حضرات ابوامامہ ؓ الباھلی ؓ، عمرو بن خارجہ ؓ، انس ؓ، ابن عباس ؓ، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ؓ، جابر ؓ، زید بن ارقم ؓ، براء ؓ، علی بن ابی طالب ؓ اور خارجہ بن عمرو جمحی ؓ سے مروی ہے" (۱۲)

ذیل میں علامہ زیلعی ؒ کے بیان کردہ اس حدیث کے جملہ طرق اور انکا جائزہ پیش خدمت ہے:

(۱) حضرت ابو امامہ ؓ کی حدیث کی تخریج

امام ابوداؤد (۱۳) امام ترمذی (۱۴) اور امام ابن ماجہ (۱۵) نے بطریق اسماعیل بن عیاش عن شرحبیل بن مسلم عن ابی امامہ یوں کی ہے:

"ان النبی ﷺ خطب فقال: ان اللہ تعالی قد اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة لوارث"

امام ترمذی ؒ کا قول ہے: "یہ حدیث حسن ہے" امام احمد ؒ نے بھی اسے اپنی "مسند" (۱۶) میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کیا ہے۔ صاحب "التنقیح" کا قول ہے کہ امام احمدؒ، امام بخاریؒ اور محدثین کی ایک جماعت کا قول ہے کہ اسماعیل بن عیاش جس حدیث کو شامیوں سے روایت کرتا ہو، وہ صحیح ہے اور جس کو حجازیوں سے روایت کرتا ہو تو وہ غیر صحیح ہے۔ یہاں اس حدیث میں اس نے ایک ثقہ شامی سے ہی روایت کی ہے۔" [17]

جہاں تک اس حدیث کی تخریج کا تعلق ہے تو اسے سعید بن منصور، [18] دارقطنی [19] اور بیہقی [20] نے اپنی "سنن" میں اور ابن حبانؒ نے "المجروحین" [21] میں بھی روایت کیا ہے۔

علامہ منذریؒ فرماتے ہیں:

"اس کی تخریج امام ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے کی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس کی تحسین فرمائی ہے لیکن اس کی اسناد میں اسماعیل بن عیاش ہے جس کی حدیث سے احتجاج کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض ائمہ کہتے ہیں کہ اس کی وہ احادیث جو اہل حجاز اور اہل عراق سے ہوں وہ قوی نہیں ہیں لیکن شامیوں سے اس کی روایت اصح ہے اور اس کی یہ روایت اہل شام سے ہے۔" [22]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"اس کی اسناد میں اسماعیل بن عیاش ہے جو کہ اگر شامیوں سے روایت کرتا ہو تو ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے اس کو قوی بتایا ہے۔ ان ائمہ میں امام احمدؒ اور امام بخاریؒ وغیرھما شامل ہیں۔ اس کی یہ روایت شامیوں سے ہے۔ کیونکہ اسے اس نے شرحبیل بن مسلم سے روایت کیا ہے جو کہ ثقہ راوی ہے۔" [23]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "التلخیص الحبیر" [24] میں اس حدیث کی "تحسین" فرمائی ہے۔ علامہ ابن قدامہ مقدسیؒ نے امام ترمذیؒ کی تحسین کو توقیراً نقل کیا ہے۔ [25] علامہ شیبانیؒ اور علامہ محمد اسماعیل عجلونیؒ فرماتے ہیں:

"حدیث: "لا وصیة لوارث" کو امام احمدؒ، ابوداؤدؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے۔ امام احمدؒ اور امام ترمذیؒ نے ابو امامہ الباھلیؓ کی مرفوع حدیث کی تحسین فرمائی ہے۔ ابن خزیمہؒ اور ابن جارود نے بھی اسے قوی بتایا ہے۔" [26]

پس یہ حدیث باتفاق محدثین "حسن" درجہ کی ہوئی، واللہ اعلم۔ اس حدیث کے راوی اسماعیل بن عیاش کے تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ [27] کے تحت درج کردہ کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) عمرو بن خارجہؓ کی حدیث کی تخریج

امام ترمذیؒ، [۲۸] امام نسائیؒ، [۲۹] اور امام ابن ماجہؒ [۳۰] نے عن قتادہ عن شہر بن حوشب عن عبدالرحمٰن بن غنم عن عمرو بن خارجہ عن النبی ﷺ نحوہ کی ہے۔ امام ترمذیؒ کا قول ہے: "حدیث حسن صحیح" امام ترمذیؒ نے بطریق ابو عوانہ عن قتادہ، نسائی نے عن شعبہ عن قتادہ اور ابن ماجہ نے عن سعید بن ابی عروبہ عن قتادہ سے روایت کیا ہے۔ امام احمد، [۳۱] بزار، ابویعلی الموصلی اور حارث بن ابی اسامہ نے بھی اپنی "مسانید" میں اس کی روایت کی ہے، لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں: "فلا یجوز لوارث وصیة" [۳۲]

واضح رہے کہ اس حدیث کی تخریج امام بیہقی [۳۳]، ابو یعلی الموصلی [۳۴] اور دارمی [۳۵] رحمہم اللہ نے بھی کی ہے۔ اس حدیث کے راوی شہر بن حوشب کے متعلق امام نسائیؒ کا قول ہے کہ "قوی نہیں ہے"، امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: "کان یروی عن الثقات المعضلات"، لیکن امام احمد بن حنبل اور یحییٰ رحمہما اللہ نے اس کی توثیق کی ہے۔ یعقوب بن ابی شیبہؒ کا قول بھی ہے کہ "ثقہ ہے" امام ابو زرعہؒ فرماتے ہیں: "لا باس بہ" یعنی "اس میں کوئی حرج نہیں ہے" امام عجلیؒ نے بھی اس کی "توثیق" کی ہے۔ امام ذہبیؒ کا قول ہے کہ "علمائے تابعین میں سے تھا" حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "صدوق، کثیر الارسال والاوھلم" پس اس طریق میں شہر بن حوشب کی موجودگی کچھ زیادہ مضر نہیں۔ یہ حدیث بھی "حسن" درجہ کی ہے۔ امام ذہبیؒ نے "دیوان الضعفاء" میں اس حدیث کو "حسن" قرار دیا ہے۔ [۳۶]

شہر بن حوشب کے تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ [۳۷] کے تحت مذکورہ کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

(۳) حضرت انسؓ کی حدیث کی تخریج

ابن ماجہ نے اپنی "سنن" [۳۸] (الوصایا) میں بطریق ھشام بن عماد عن محمد بن شعیب عن عبدالرحمٰن بن یزید عن سعید عن انس عن النبی ﷺ قال: "ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقه الا لاوصیة لوارث" فرمائی ہے۔ صاحب "التنقیح" کا قول ہے کہ حضرت انس کی یہ حدیث ابن عساکر اور علامہ مزی نے "الاطراف" میں سعید المقبری کے ترجمہ میں ذکر کی ہے۔ لیکن یہ خطاء ہے، یہ سعید المقبری نہیں بلکہ سعید الساحلی ہے جس کے ساتھ احتجاج درست نہیں ہے۔ اس روایت کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولید بن مزید البیروتی نے عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن سعید بن ابی سعید شیخ بالساحل قال:حدثنی رجل من اهل المدینة قال: انی لتحت ناقة رسول الله فذکر الحدیث کے سلسلہ سے روایت کی ہے[39]

اس حدیث کی تخریج امام بیہقی نے "سنن الکبریٰ"[40] میں اور امام دارقطنی نے اپنی "سنن (کتاب الفرائض)"[41] میں بھی کی ہے۔ بوصیری نے "مصباح الزجاجہ"[42] میں اس کی سند کو "صحیح" اور اس کے تمام رواۃ کو "ثقہ" قرار دیا ہے۔ علامہ ابن الترکمانی نے "الجوھر النقی" میں اس سند کو "جید" بتایا ہے، مگر بوصیری اور ابن ترکمانی کے مذکورہ اقوال اسی وقت درست ہوسکتے ہیں جبکہ سعید بن ابی سعید "المقبری" ہو۔ دارقطنیؒ کے ایک طریق میں سعید الساحلی ہونے کی صراحت موجود ہے اور سعید بن ابی سعید الساحلی کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ "مجہول" ہے۔[43] پس اگر یہ راوی سعید الساحلی ہو تو اصولاً یہ طریق ناقابل احتجاج ہوگا لیکن بقول علامہ ابی الطیب شمس الحق عظیم آبادیؒ:

> "اس حدیث کو طبرانیؒ نے "مسند الشامیین" میں بھی روایت کیا ہے اور اسکی سند میں سعید "المقبری" ہونے کی صراحت موجود ہے"[44] واللہ اعلم

(۴) حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کی تخریج

امام دارقطنیؒ نے اپنی "سنن"[45] میں عن یونس بن راشد عن عطاء عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال کے مرفوع طریق سے یوں فرمائی ہے: "لاتجوز الوصیة لوارث الا ان یشاء الورثة" ابن قطان نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ: "یونس بن راشد قاضی خراسانی ہے" ابو زرعہ کا قول ہے کہ "اس میں کوئی حرج نہیں" امام بخاری کا قول ہے کہ "مرجئی تھا" اس کی حدیث ان کے نزدیک "حسن" ہے۔ اس حدیث کو امام دارقطنیؒ نے عن عطاء عن ابن عباس بھی مرفوعاً روایت کیا ہے لیکن عطاء خراسانی نے ابن عباسؓ کو نہیں پایا تھا۔ علامہ عبدالحق "الاحکام" میں فرماتے ہیں: "قد وصله یونس بن راشد فرواه عن عطاء عن عکرمة عن ابن عباس"[46]

یونس بن راشد کے متعلق امام نسائی فرماتے ہیں کہ "مرجیہ کے دعاۃ میں سے تھا"[47] حافظ ابن حجر کا قول ہے: "صدوق رُمی بالارجاء"[48] مزید تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ[49] ملاحظہ کریں۔

اس حدیث کو امام ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال"[50] میں وارد کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "التلخیص الحبیر" میں اس کی سند کو "حسن" قرار دیا ہے۔ امام بخاریؒ نے حضرت ابن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباسؓ کی حدیث "لاوصیة لوارث" کی تخریج اپنی "جامع الصحیح" کی کتاب "الوصایا" کے ترجمہ الباب کے تحت بھی کی ہے- حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث اگرچہ لفظاً موقوف ہے لیکن چونکہ یہ نزول قرآن سے ماقبل حکم کی خبر اور اس کی تفسیر سے متعلق ہے لہٰذا مرفوع کا حکم رکھتی ہے" (۵۱)

(۵) حضرت عمرو بن شعیب کی حدیث کی تخریج

امام دارقطنیؒ (۵۲) نے عن سہل بن عمار ثنا الحسین بن الولید ثنا حماد بن سلمہ عن حبیب بن الشہید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ یوں کی ہے: "ان النبی ﷺ قال فی خطبته یوم النحر: لاوصیة لوارث الا ان تجیز الورثة" لیکن سہل بن عمار کی امام حاکمؒ نے تکذیب فرمائی ہے- امام ابن عدیؒ نے اس کی روایت "الکامل" میں عن حبیب المعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی ہے، لیکن اس میں "الا ان تجیز الورثة" کے الفاظ نہیں ہیں- نیز یہ کہ آں رحمہ اللہ نے اس حبیب کو "لین" یعنی لچک دار قرار دیا ہے، مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں: "ارجوانه مستقیم الروایة" (۵۳)

راوی سہل بن عمار کے متعلق امام ابو عبداللہ الحاکمؒ کا قول اوپر گزر چکا ہے جسے آں رحمہ اللہ نے اپنے شیوخ سے نقل کیا ہے- امام ذہبی بھی فرماتے ہیں کہ متہم ہے- مزید تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۵۴) کی طرف مراجعت مفید ہوگی- لیکن جہاں تک اس کے دوسرے راوی حبیب المعلم کا تعلق ہے تو اسے امام ذہبیؒ نے "ثقہ حجت" قرار دیا ہے- اگرچہ امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ "قوی نہیں ہے" اور یحییٰ القطانؒ کا قول ہے کہ: "لایحتج بہ" —— لیکن ابن معین، عجلی، احمد بن حنبل اور ابو زرعہ جیسے دقیق النظر ائمہ نے اس کی توثیق کی ہے- امام ابن حبان نے کتاب "الثقات" میں اس کو ذکر کیا ہے- امام بخاریؒ نے اس سے تین حدیثیں متابعات میں روایت کی ہیں- امام ابن عدیؒ کا قول ہے: "ولحبیب احادیث صالحة وارجوانه مستقیم الحدیث" مزید تفصیلی حالات کے لئے حاشیہ (۵۵) کی طرف رجوع کریں-

(۶) حضرت جابرؓ کی حدیث کی تخریج

ابن عدیؒ نے عن احمد بن محمد بن صاعد عن ابی موسیٰ الھروی عن ابن عیینہ عن عمرو بن دینار عن جابر عن النبی ﷺ انه قال: "لاوصیة لوارث" فرمائی ہے اور اسے راوی احمد بن محمد بن صاعد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باعث معلول کیا ہے۔ یہ یحییٰ بن محمد بن صاعد کا بڑا بھائی ہے، اس نے اس سے پہلے وفات پائی تھی اور ضعیف ہے۔" (۵٦)

اس حدیث کے مجروح راوی احمد بن محمد بن صاعد کے متعلق امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: "میں نے اہل عراق کو اس کے ضعف پر متفق دیکھا ہے۔" امام دارقطنیؒ کا قول بھی یہی ہے کہ "قوی نہیں ہے" لیکن علامہ خطیب بغدادیؒ نے اسے "قوی" بتایا ہے۔ مزید تفصیلی حالات کے لئے حاشیہ (۵۷) کے تحت مذکورہ کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

(نوٹ: محدث عصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے امام دارقطنیؒ کی تخریج کردہ حضرت جابرؓ کی حدیث کے طریق کو "صحیح" (۵۸) قرار دیا ہے)

(۷) "حضرت براء و زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج

امام ابن عدیؒ نے عن موسی بن عثمان الحضرمی عن ابی اسحاق عن زید بن ارقم والبراء، یوں فرمائی ہے: قالا کنا مع النبی ﷺ یوم غدیر خم ونحن نرفع غصن الشجرۃ عن راسہ فقال ان الصدقۃ لاتحل لی ولا لاھل بیتی، لعن اللہ من ادعی الی غیر ابیہ اوتولی غیر موالیہ، الولد للفراش وللعاھر الحجر ولیس لوارث وصیۃ" —— اس حدیث کو امام ابن عدیؒ نے راوی موسیٰ بن عثمان الحضرمی کے باعث معلول کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ "اس کی حدیث غیر محفوظ ہوتی ہے" (۵۹)

موسیٰ بن عثمان الحضرمی کے متعلق یحییٰؒ کا قول ہے: "لیس بشیء" یعنی "وحیلہ کے برابر بھی نہیں ہے۔" ابو حاتم رازیؒ نے اسے "متروک الحدیث" قرار دیا ہے۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ "تشیع میں غلو کرتا تھا" مزید تفصیلی حالات کے لئے حاشیہ (٦٠) کی طرف رجوع فرمائیں۔

(۸) حضرت علی کی حدیث کی تخریج

امام ابن عدیؒ نے عن ناصح بن عبداللہ الکوفی عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ یوں فرمائی ہے: "لا وصیۃ لوارث، الولد للمن ولد علی فراش ابیہ وللعاھر الحجر" —— پھر راوی ناصح بن عبداللہ الکوفی کی امام نسائیؒ سے تضعیف نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "انہ ممن یکتب حدیثہ" ابن عدیؒ نے اس حدیث کی تخریج عن یحییٰ بن ابی انیسہ عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرہ عن علی، کے طریق سے مرفوعاً یوں بھی کی ہے: "الدین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل الوصیة ولا وصیة لوارث" پھر امام بخاری، امام نسائی، امام ابن المدینی، امام ابن معین اور ان کے موافقین سے یحییٰ بن ابی انیسہ کی تضعیف نقل فرمائی ہے" (٦١)

حضرت علی کی اس مرفوع حدیث کی تخریج امام دارقطنی (٦٢) نے بھی کتاب "الفرائض" میں بطریق عاصم بن ضمرہ عن علی کی ہے۔

اول الذکر حدیث کے مجروح راوی ناصح بن عبداللہ الکوفی کو امام دارقطنی اور امام نسائی نے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یحییٰ کا قول ہے: "لیس بثقة" یعنی "ثقہ نہیں ہے" ایک موقع پر آپ رحمہ اللہ نے ناصح کے متعلق "لیس بشیء" (یعنی "دھیلہ کے برابر بھی نہیں ہے") بھی فرمایا ہے۔ امام بخاری اسے "منکر الحدیث" قرار دیتے ہیں۔ امام عمرو بن علی نے اسے "متروک الحدیث" بتایا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: "ینفرد بالمناکیر عن المشاهیر فلستحق الترک" مزید تفصیلی حالات کے لئے حاشیہ (٦٣) کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

اور آخر الذکر حدیث کے مجروح راوی یحییٰ بن ابی انیسہ کو اس کے بھائی زید بن ابی انیسہ نے "جھوٹا" بتایا ہے۔ امام احمد، امام نسائی اور امام علی بن جنید کا قول ہے کہ "متروک الحدیث ہے"۔ علی بن المدینی کا قول ہے: لایکتب حدیثه" یحییٰ بن معین نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے، اور کہتے ہیں کہ "اس کی روایت کا کچھ بھی مقام نہیں ہوتا" لیکن عمرو بن علی کا قول ہے کہ "صدوق تھا مگر اس کو وہم ہو جایا کرتا تھا" امام ابن حبان کا قول ہے کہ "اسانید کو الٹ پلٹ کردیتا اور مراسیل کو مرفوع بنا دیتا تھا۔ اس کے ساتھ احتجاج بہرحال درست نہیں ہے۔" مزید تفصیلی کوائف کے لئے حاشیہ (٦٤) کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

(٩) حضرت خارجہ بن عمرو کی حدیث

طبرانی نے اپنی معجم میں عن عبدالمالک بن قدامه الجمحی عن ابیه عن خارجه عمرو الجمحی یوں کی ہے: "ان رسول الله ﷺ قال یوم الفتح وانا عند ناقته: "لیس لوارث وصیة، قد اعطی الله عزوجل کل ذی حق حقه وللعاهر الحجر، من ادعی الی غیر ابیه اوتولی غیر موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین، لایقبل الله منه صرفا ولا عدلا یوم القیمة" (٦٥)

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:

"اس حدیث کی سند میں عبدالمالک بن قدامہ جمحی ہے، جس کی ابن معین نے توثیق کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن دوسرے لوگوں نے اسے ضعیف بتایا ہے۔" (۶۶)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"طبرانیؒ نے اس کی تخریج دوسرے طریق سے یوں بھی فرمائی ہے: "عن خارجة بن عمرو" لیکن یہ مقلوب ہے" (۶۷)

اس حدیث کے مجروح راوی عبدالملک بن قدامہ جمحی کے متعلق امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ "قوی نہیں ہے" امام عجلی نے "ثقہ" اور یحییٰ نے "صالح" بتایا ہے ابو حاتم فرماتے ہیں: "غیر قوی، ضعیف الحدیث اور ثقات کی طرف سے منکرات بیان کرنے والا ہے۔" امام ابن حبانؒ کا قول ہے کہ "فحش خطا کرتا ہے اور بکثرت واہمہ کا شکار ہوتا ہے، لہٰذا اس کے ساتھ احتجاج درست نہیں ہے۔" حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "ضعیف ہے" مزید تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۶۸) کی طرف رجوع فرمائیں۔

(۱۰) اور حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کی تخریج

حارث بن ابی اسامہ نے اپنی "مسند" میں بطریق اسحاق بن عیسی بن نجیح الطباع ثنا محمد بن جابر عن عبداللہ بن بدر قال سمعت ابن عمر یقول: "قضی رسول اللہ ﷺ بالدین قبل الوصیة وان لاوصیة لوارث" کی ہے۔ (۶۹)

اس طریق میں اسحاق بن عیسٰی بن نجیح الطباع کے متعلق حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ "صدوق تھا" (۷۰) علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے بھی اس کے متعلق یہی کچھ بیان کیا ہے۔ (۷۱)

امام بیہقیؒ نے زیر مطالعہ حدیث کو بطریق امام شافعیؒ (۷۲) عن مجاہد مرسلاً بھی تخریج کیا ہے۔ (۷۳)

یہاں ہم انہیں طرق کی تحقیق پر اکتفاء کرتے ہیں، مزید تحقیق کے لئے الجامع الصغیر (۷۴)، مسند الطیالسی، (۷۵) سنن سعید بن منصور، (۷۶) الارواء الغلیل (۷۷) للالبانی، سبل السلام لامیرالیمانی، بلوغ المرام لابن حجر اور التلخیص الحبیر لابن حجر وغیرہم کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

واضح رہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "التلخیص" میں اس حدیث کو "حسن"، علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے "صحیح الجامع الصغیر و زیادتہ" (۷۸) میں "صحیح" اور دنیائے حنفیت کے محقق شیخ محمد زاہد الکوثری نے "سنداً صحیح" قرار دیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: انه حديث صحيح سندا فانظره" (۷۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد "درویش حوت البیروتی" فرماتے ہیں:

"اس حدیث کو نسائی" کے علاوہ تمام اصحاب سنن نے روایت کیا ہے۔ اس کے متعدد طرق ہیں: جن میں کچھ حسن اور کچھ ضعیف ہیں۔ دار قطنی" نے مرسلا اس کی تصویب کی ہے" (۸۰)

حافظ ابن حجر عسقلانی" فرماتے ہیں:

"اس باب میں عمرو بن خارجہ کی حدیث کی تخریج امام ترمذی و نسائی نے کی ہے، حضرت انس کی ابن ماجہ نے، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی دارقطنی نے، جابر کی بھی دارقطنی نے (اور کہا کہ صواب یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے) اور حضرت علی کی ابن ابی شیبہ نے تخریج کی ہے۔ اگرچہ ان تمام احادیث کی اسانید میں سے کوئی بھی سند مقال (یعنی غیر قوی) رواۃ سے خالی نہیں ہے۔ (۸۱) لیکن ان سب کا مجموعہ اس بات کا متقاضی ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل ضرور ہے، بلکہ امام شافعی" نے کتاب "الام" میں یہاں تک فرمایا ہے کہ "یہ متن متواتر ہے"۔ آں رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ "ہم نے اہل فتویٰ اور ان سے نقل کرنے والے حفاظ نیز قریش وغیرہ میں سے مغازی کے علماء کو پایا ہے کہ وہ اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں رکھتے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے سال "لاوصیة لوارث" فرمایا تھا۔ پھر جن صحابہ نے صحابہ ﷺ سے سن کر اس کو یاد رکھا یا روایت کی ان سے ملاقات کرنے والے اہل علم تابعین نے نقل کیا پھر کافۃ عن کافۃ یہ حدیث نقل ہوتی رہی، پس یہ نقل واحد سے زیادہ قوی تر ہوئی" "فخر الدین رازی نے اس حدیث کے متواتر ہونے سے اختلاف کیا ہے۔ اگر ان کے اس قول کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہ کم از کم "مشہور" ضرور ہے کیونکہ امام شافعی" کے مذہب کے مطابق قرآن سنت سے منسوخ نہیں ہوتا، لیکن یہاں اس حدیث کے مقتضی پر اجماعِ امت حجت ہے جیسا کہ امام شافعی وغیرہ نے صراحت فرمائی ہے" (۸۲)

علامہ ابو محمد علی بن حزم" فرماتے ہیں:

"لان الکواف نقلت ان رسول اللہ قال لاوصیة لوارث" (۸۳)

یعنی "چونکہ تمام لوگوں نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: لاوصیة لوارث، لہٰذا یہ چیز نقلی تواتر کی حامل ہے"

جناب مفتی محمد شفیع صاحب، علامہ ابو بکر الجصاص" سے نقلا بیان کرتے ہیں کہ

"یہ حدیث ایک جماعت صحابہ سے منقول ہے اور فقہائے امت نے باتفاق اس کو قبول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے اس لئے یہ بحکم متواتر ہے جس سے آیت قرآن کا نسخ جائز ہے" (۸۴)

ایک اور مقام پر مفتی رحمہ اللہ، علامہ قرطبی سے نقلا فرماتے ہیں:

"اگرچہ یہ حدیث ہم تک خبر واحد ہی کے طریق پر پہنچی ہے مگر اس کے ساتھ اس پر اجماع صحابہ اور اجماع امت نے یہ واضح کردیا کہ یہ حدیث ان حضرات کے نزدیک قطعی الثبوت ہے ورنہ شک و شبہ کی گنجائش ہوتے ہوئے اس کی وجہ سے آیت قرآن کے حکم کو چھوڑ کر اس پر اجماع نہ کرتے" (۸۵)

اجماع امت کے متعلق علامہ ابوبکر بن محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری ؒ (۳۱۸ھ)، "الاوسط" اور "الاجماع" میں فرماتے ہیں:

"واجمعوا ان لاوصية لوارث، الاان يجيز الورثة ذلك" (۸۶)

علامہ ابن رشد ؒ فرماتے ہیں:

"واما الموصى له فانهم اتفقوا على ان الوصية لاتجوز لوارث لقوله عليه الصلاة والسلام لاوصية لوارث" (۸۷)

علامہ ابن قدامہ مقدسی ؒ فرماتے ہیں:

"ولا وصية لوارث الا ان يجيز الورثة ذلك"...... قال ابن المنذر وابن عبدالبر اجمع اهل العلم على هذا وجائت الاخبار عن رسول الله ﷺ يقول: ان الله قداعطى كل ذى حق حقه فلاوصية لوارث رواه ابو داود وابن ماجه والترمذى ولان النبى ﷺ منع من عطية بعض ولده وتفضيل بعضهم على بعض.... الخ (۸۸)

مشہور حنفی عالم شیخ محمد زاھد الکوثری اپنے "مقالات" میں فرماتے ہیں:

"نقل فيه اجماع العلماء على العمل به كما نقل ايضا انه حديث صحيح سندا (۸۹) فانظره" (۹۰)

اور جناب انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں:

"هذا الحديث ضعيف بالاتفاق مع ثبوت حكمه بالاجماع" (۹۱)

یعنی "یہ حدیث بالاتفاق ضعیف ہے لیکن ساتھ ہی اس کا حکم اجماع امت سے ثابت ہے"

اب جب کہ اس حدیث پر اجماع امت ثابت ہوچکا تو جاننا چاہئے کہ محدثین بالخصوص امام خطیب بغدادی ؒ وغیرہ کے نزدیک اجماع امت سے نسخ قرآن جائز ہے، چنانچہ علامہ شوکانی ؒ فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وممن جوز کون الاجماع ناسخة للسنة والکتاب الحافظ البغدادی فی کتاب الفقه والفقيه" (۹۳)

یعنی "جن لوگوں نے اجماع کو کتاب و سنت کے نسخ کے لئے جائز قرار دیا ہے ان میں حافظ خطیب بغدادی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب "الفقہ والفقیہ" میں اس کا تذکرہ کیا ہے"

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے شرح "نظم الدرر" المسمی "البحرالذی زخر" میں، علامہ سخاویؒ نے "فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی" میں اور جناب ابوالحسنات عبدالحئ لکھنویؒ نے "الاجوبۃ الفاضلۃ" (۹۳) میں امت کے نزدیک زیر مطالعہ حدیث کو تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔ محدثین میں سے امام بخاریؒ نے اپنی "صحیح" میں "لاوصية لوارث" (۹۴)، امام ترمذیؒ نے اپنی "جامع" (۹۵) میں "باب ماجاء لاوصية لوارث" اور امام نسائیؒ نے اپنی "سنن" میں "باب ابطال الوصية للوارث" (۹۶) کے عنوانات سے مستقل ابواب قائم کئے ہیں جو امت کے نزدیک اس کی اہمیت اور تلقی بالقبول ہونے کی شہادت دیتے ہیں، پس جناب رحمت اللہ طارق صاحب کا اس حدیث کو بحیثیت مجموعی "صفر"، "ضعیف" اور "ناقابل اعتماد" قرار دینا، یا بقول جناب خالد مسعود صاحب، جناب فراہی صاحب کا اپنی مستقل تصنیف "احکام الاصول" میں ترکہ میں وصیت کا حکم (۹۷) "باقی" ہونے کا دعویٰ کرنا اصول اور انصاف سے بعید ہے، واللہ اعلم

مقام حیرت تو یہ ہے کہ جناب خالد مسعود صاحب خود ہی اپنے ایک مضمون: "احکام رسول کا قرآن مجید سے استنباط" میں اس حدیث کے متعلق یوں فرماتے ہیں:

"حدیث لاوصية لوارث" (وارث کے حق میں کوئی وصیت نہیں ہوسکتی) احکام میراث سے مستنبط ہے۔ وارثوں کے حصے بیان کرنے کے بعد ارشاد ہوا ہے: تلک حدود الله (یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں) اس آیت سے احکام میراث میں ہر کمی و بیشی کی نفی ہوتی ہے۔ لہٰذا وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہوسکتی۔ اس کے حق میں جو وصیت ہے وہ خدا نے بیان کردی اور پھر تصریح فرمادی کہ یہ خدا کی مقرر کردہ حدود ہیں اور جو شخص ان سے تجاوز کرے گا اسے عذاب دیا جائے گا۔" (۹۸)

(۲) دوسری مثال

نسخ قرآن کی دوسری مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برؤسكم وارجلكم الى الكعبين ﴾ [99]

"جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں پر اور اپنے پیروں پر بھی ٹخنوں تک"

لیکن پیروں پر مسح کرنے کا حکم اس سنت سے منسوخ ہوا کہ جس میں پیروں کو بھی دھونے کا حکم مذکور ہے۔ صحابہ کرامؓ کے اقوال اس پر شاہد ہیں کہ اس حکم ثانی سے پہلے صحابہ کرام اپنے پیروں پر وضوء کے دوران مسح ہی کیا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ویل للاعقاب والعواقیب من النار" [100]

حضرت ابن عباسؓ سے بھی منقول ہے کہ: "انزل القرآن بالمسح" [101] یعنی "قرآن، پاؤں پر مسح لے کر نازل ہوا تھا"

مزید تفصیلات کے لئے "عون المعبود" [102] از عظیم آبادیؒ اور تحفۃ الاحوذی [103] للمبارکپوریؒ کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

(۳) تیسری مثال

نسخ قرآن کی تیسری مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَاللّٰتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ ﴾ [104]

"تمہاری بیویوں میں سے جو عورتیں بدکاری کا ارتکاب کریں تو تم اپنوں میں سے چار گواہ کرلو۔ پس اگر وہ گواہی دیں تو تم ان کو گھروں کے اندر مقید رکھو یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کردے"

اس حکم کو رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد نے منسوخ کردیا کہ "اگر غیر شادی شدہ مرد و عورت زنا کے مرتکب ہوں تو انہیں سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کی مدت جلا وطن کیا جائے، لیکن اگر وہ شادی شدہ ہوں تو انہیں کوڑے کے ساتھ سنگسار بھی کیا جائے" [105]

ہم یہاں صرف انہی چند مثالوں کو پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں کہ یہ ہمارے موقف کو بخوبی ظاہر کرنے کے لئے کافی ہیں۔ امام مروزیؒ نے کتاب "السنۃ" [106] میں، امام ابن حزمؒ نے "الاحکام فی اصول الاحکام" [107] میں، ابو جعفر النحاس، ھبۃ اللہ اور حازمی وغیرہم نے "الناسخ والمنسوخ" نیز "الاعتبار" میں اور علامہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالیؒ نے "افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں "نسخ القرآن بالسنہ" کی بحث کے تحت سنت سے نسخ قرآن کی اور بہت سی مثالیں پیش کی ہیں اور منکرین نسخ جو تاویلات پیش کیا کرتے ہیں ان پر لائق مراجعت مناقشہ کیا ہے، فجزاهم الله احسن الجزاء

۱- تفسیر منسوخ القرآن ص۱۱۹ ـــــ ۲- ذیل التبر المسبوک للسخاوی ص ۴ ـــــ ۳- نفس مصدر ص ۴
ـــــ ۴- ج۱۱ ص ۶۶-۶۷ ـــــ ۵- ج۱ ص۹ ـــــ ۶- ج۵ ص ۲۷۹ ـــــ ۷- ص ۱۰ ـــــ ۸-
ص۱۱ ـــــ ۹- ص۶۵-۶۷ ـــــ ۱۰- ص۱۷۷ ـــــ ۱۱- ص۱۳۷ ـــــ ۱۲- نصب الرایہ ج۴، ص
۴۰۳ ـــــ ۱۳- سنن ابو داؤد مع عون المعبود ج۳ ص ۷۳ ـــــ ۱۴- جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی
ج ۳ ص۱۸۹ ـــــ ۱۵- ج۲ ص ۸۳ ـــــ ۱۶- ج۵ ص۲۶۷ ـــــ ۱۷- نصب الرایہ للزیلعی ج ۴
ص ۴۰۳ ـــــ ۱۸- ص۴۲۷ ـــــ ۱۹- ج ۳ ص ۴۰-۱ ـــــ ۲۰- ج۶ ص ۲۶۴ ـــــ ۲۱- المجروحین
لابن حبان ج۱ ص۲۱۵ ـــــ ۲۲- کمافی عون المعبود ج ۳ ص ۷۳ ـــــ ۲۳- فتح الباری ج۵ ص ۳۷۲
ـــــ ۲۴- ج ۳ ص۹۲ ـــــ ۲۵- المغنی ج۶ ص۱ ـــــ ۲۶- تمییز الطیب من الخبیث للشیبانی
ص۲۱۵، کشف الخفاء ومزیل الالباس للعجلونی ج ۲ ص۴۹۶-۴۹۷، المنتقی لابن جارود ـــــ ۲۷- تاریخ
یحییٰ بن معین ج ۲ ص۳۶، التاریخ الکبیر للبخاری ج۱ ص۳۶۹-۳۷۰، التاریخ الصغیر للبخاری ج۲
ص ۲۳۶، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۱ ص ۸۸ ـــــ الجرح والتعدیل لابن حاتم ج ۲ ص۱۹۱، الکامل لابن
عدی ج۱ ص۲۸۸، میزان الاعتدال للذہبی ج۱ ص۲۴۰، تقریب التہذیب لابن حجر ج۱ ص ۷۳،
الضعفاء والمتروکین للنسائی ص۳۳، المجروحین لابن حبان ج۱ ص۱۴۴، الضعفاء والمتروکین لابن
الجوزی ج۱ ص۱۱۸، الکاشف ج۱ ص۱۲۷، سوالات ابن ابی شیبہ لعلی بن المدینی ص۱۶۱، تہذیب
التہذیب ج۱ ص۳۲۱-۳۲۶، معرفہ الرواۃ للذہبی ص۷۰، تغلیق التعلیق لابن حجر ج۱ ص۲۶۹-۲۷۰،
تعریف اہل التقدیس ص۸۲، العلل لاحمد بن حنبل ج۱ ص۶۰، الکنی للدولابی ج ۲ ص۲۵، سوالات
السجزی للحاکم ق۱۹، تاریخ بغداد للخطیب ج۶ ص۲۲۷، تذہیب تہذیب الکمال للخزرجی ج۱ ص۹۲،
تہذیب تاریخ دمشق لابن عساکر ج۳ ص۴۲، التحقیق لابن الجوزی ج۱ ص۴۰، ۱۰۹، ۱۳۱، ۱۳۲،
۳۲۷، ۳۵۱، السنن الکبریٰ للبیہقی ج۱ ص۸۹، ۱۳۲، ۲۴۰ ج۶ ص۲۵۶ ج۹ ص۲۶۵ ج ۱۳ ص۱۶۷،
۳۷۴، ۵۴۵، مجمع الزوائد للہیثمی ج۱ ص۱۶، ۱۲۲ ج ۳ ص۵۲، ۶۰ ج ۴ ص۳۸ ج۶ ص۲۸۱ ج۹
ص۲۸۵، نصب الرایہ للزیلعی ج۱ ص۳۹، ۸۰، ۱۰۳، ۱۹۵، ۴۱۴ ج ۲ ص۱۶۷، ۳۱۰، ۳۲۹ ج ۳ ص۳۵
ج ۴ ص۵۸، ۱۰۷، ۱۲۳، ۱۹۵، ۳۲۹، ۳۴۰، ۴۰۳، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج۱ ص۱۲۳، ج ۳ ص
۱۹۰، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنی ص۲۴۱ وغیرہ ـــــ ۲۸- حدیث ۱۲۱ ـــــ ۲۹- سنن النسائی
مع التعلیقات السلفیہ ج۲ ص۱۲۱ ـــــ ۳۰- سنن ابن ماجہ ج۲ ص ۸۳ ـــــ ۳۱- مسند احمد ج ۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص۱۸۶، ۲۳۸ ـــــ ۳۲- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۳، کنز العمال لمتقی الہندی ج۴ ص۱۸۶
ـــــ ۳۳- سنن الکبریٰ ج۶ ص۲۶۴ ـــــ ۳۴- مسند ابو یعلی ۱۵۰۸ ـــــ ۳۵- سنن الدارمی
ج۲ ص۴۱۹ ـــــ ۳۶- دیوان الضعفاء والمتروکین للذہبی ص۱۴۵ ـــــ ۳۷- تاریخ یحییٰ بن معین
ج۲ ص۲۶۰، التاریخ الکبیر للبخاری ج۴ ص۲۵۸، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج۴ ص۳۸۲، الکامل
فی الضعفاء لابن عدی ج۴ ۱۳۵۴، میزان الاعتدال للذہبی ج۲ ص۲۸۳، الضعفاء والمتروکین للنسائی
۲۹۴، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۲ ص۴۳، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۴ ص۳۲۷، معرفۃ الروا
ۃ للذہبی ص۱۱۸، تقریب التہذیب لابن حجر ج۱ ص۳۵۵، تہذیب التہذیب لابن حجر ج۴ ص۳۶۹،
سنن دار قطنی ج۱ ص۱۰۳، ۱۰۴، فتح الباری لابن حجر ج۶ ص۳۲۵ ج۱۱ ص۲۰۲، ۲۰۳، نصب الرایہ
للزیلعی ج۱ ص۱۸ ج۲ ص۳۰۲، ۴۷۵ ج۴ ص۱۵، ۱۸۹، مجمع الزوائد للہیثمی ج۱ ص۲۷، ۵۴، ۱۸۴،
۲۱۳ ج۳ ص۱۲۵، ۱۶۸، ۱۸۱ ج۴ ص۱۵۱، ۲۱۷، ۲۹۴ ج۵ ص۱۴۷، ۲۶۱ ج۶ ص۲۲۸ ج۱۰ ص۶۳،
۶۴، ۲۲۱، ۲۴۰، تحفۃ الحوذی لمبارکفوری ج۱ ص۴۷، ۹۶، ۱۸۳، ۲۷۰، قانون الموضوعات والضعفاء
للفتنی ص۲۶۲-۲۶۳ وغیرہ ـــــ ۳۸- سنن ابن ماجہ ص۱۹۹ ـــــ ۳۹- نصب الرایہ للزیلعی ج۴
ص۴۰۴ ـــــ ۴۰- سنن الکبریٰ للبیہقی ج۶ ص۲۶۴-۲۶۵ ـــــ ۴۱- سنن دار قطنی ج۲
ص۴۵۴-۴۵۵ ـــــ ۴۲- مصباح الزجاجہ للبوصیری ۹۶۴ ـــــ ۴۳- تقریب التہذیب لابن حجر ج۱
ص۲۹۷، تہذیب التہذیب لابن حجر ج۴ ص۳۹ ـــــ ۴۴- التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی ج۲
ص۴۵۵ ـــــ ۴۵- سنن الدار قطنی ج۲ ص۴۵۴ ـــــ ۴۶- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۴
ـــــ ۴۷- میزان الاعتدال للذہبی ج۴ ص۴۸۰ ـــــ ۴۸- تقریب التہذیب لابن حجر ج۲
ص۳۸۴ ـــــ ۴۹- الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج۹ ص۲۳۹، التاریخ الکبیر للبخاری ج۸ ص۴۱۲
وغیرہ ـــــ ۵۰- میزان الاعتدال للذہبی ج۴ ص۴۸۱ ـــــ ۵۱- فتح الباری لابن حجر ج۵ ص۳۷۲
وکذا فی تحفۃ الاحوذی لمبارکفوری ج۳ ص۱۸۹ ـــــ ۵۲- سنن الدار قطنی ج۲ ص۴۵۴ ـــــ
۵۳- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۴ ـــــ ۵۴- میزان الاعتدال للذہبی ج۲ ص۲۴۰، الضعفاء
والمتروکین لابن الجوزی ج۲ ص۲۹، تلخیص المستدرک للذہبی ج۳ ص۲۱۵، قانون الموضوعات
والضعفاء للفتنی ص۲۶۲ ـــــ ۵۵- الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۲ ص۸۱۷، تہذیب التہذیب لابن
حجر ج۲ ص۱۹۴، میزان الاعتدال للذہبی ج۱ ص۴۵۶، معرفۃ الرواۃ للذہبی ص۸۵، الکاشف ج۱
ص۲۰۴، ہدی الساری لابن حجر ص۳۹۵، تحفۃ الاحوذی لمبارکفوری ج۲ ص۱۱۱، قانون الموضوعات
والضعفاء للفتنی ص۲۴۸ ـــــ ۵۶- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۴ ـــــ ۵۷- لسان المیزان
لابن حجر ج۱ ص۲۶۷، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۱ ص۲۰۲، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۱
ص۸۶، میزان الاعتدال للذہبی ج۱ ص۱۴۰ ـــــ ۵۸- صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ للالبانی ج۲ ص۱۲۵۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۵ ــــ ۶۰- الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۶ ۲۳۸۴، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۳ ص۱۴۷، میزان الاعتدال للذہبی ج۴ ص۲۱۴، الجوہر النقی لابن ترکمانی ج۴ ص۴۰۵، مجمع الزوائد للہیثمی ج۵ ص۱۵ ــــ ۶۱- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۵ ــــ ۶۲- سنن الدارقطنی ج۲ ص۴۵۴-۴۵۵ ــــ ۶۳- تاریخ یحییٰ بن معین ج۳ ص۲۶۳، ۲۸۱ ج۴ ص ۷۹، التاریخ الکبیر للبخاری ج۴ ص۱۲۲، التاریخ الصغیر للبخاری ج۲ ص۲۲۰، الضعفاء الصغیر للبخاری ۱۱۶، الضعفاء والمتروکین للنسائی ۵۸۴، الضعفاء والمتروکین للدارقطنی ۵۳۷، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۳ ص۱۵۶، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۴ ص۳۱۱، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج۴ ص۵۰۲، المجروحین لابن حبان ج۳ ص۵۴، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۷ ۲۵۱۰، میزان الاعتدال للذہبی ج۴ ص۲۴۰، تہذیب التہذیب لابن حجر ج۱۰ ص۴۰۲، تقریب التہذیب لابن حجر ج۲ ص۲۹۴، فتح الباری لابن حجر ج۱۱ ص۲۴۳، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج۳ ص۱۳۱، نصب الرایہ للزیلعی ج۲ ص۲۶۱ ج ۴ ص ۴۰۵ وغیرہ ــــ ۶۴- الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۳ ص۱۹۱، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۴ ص۳۹۲، المجروحین لابن حبان ج۳ ص۱۱۰، میزان الاعتدال للذہبی ج۴ ص۳۶۴، تقریب التہذیب لابن حجر ج۲ ص۳۴۳، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۷ ۲۶۴۴، التاریخ الکبیر للبخاری ج۸ ص۲۶۲، تاریخ یحییٰ بن معین ج۲ ص۶۴۰، سنن الدارقطنی ج۱ ص۱۲۱ ج۲ ص۱۰۸، ۱۸۶، ۲۸۰، السنن الکبریٰ للبیہقی ج۶ ص۲۶۷، ۲۶۸ ج۷ ص۳۹۷ ج۹ ص۲۵۶ ج۱۰ ص۲۹۳، العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج۱ ص۱۴۸، ۳۶۵، مجمع الزوائد للہیثمی ج۲ ص۴ ج۴ ص۲۶۶، نصب الرایہ للزیلعی ج۲ ص۲۶۸ ج۳ ص۲۱۲، ۲۴۹ ج۴ ص۱۵۲، ۲۰۳، ص۳۲، ۳۳۱، ۳۷۷، ۴۰۵، الجوہر النقی لابن ترکمانی ج۴ ص۴۰۵، تحفۃ الاحوذی ج۲ ص۲۵، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنی ص۳۰۴ وغیرہ ــــ ۶۵- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۵ ــــ ۶۶- مجمع الزوائد للہیثمی ج۴ ص۲۱۴ ــــ ۶۷- الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ لابن حجر ص۳۷۸ ــــ ۶۸- تاریخ یحییٰ بن معین ج۲ ص۳۷۴، التاریخ الکبیر للبخاری ج۳/۱ ص۴۳۶، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۳ ص۳۰، الضعفاء والمتروکین للنسائی ۳۸۲، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۲ ص۱۵۲، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۵ ۱۹۴۶، المجروحین لابن حبان ج۲ ص۱۳۵، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج۵ ص۳۶۲، میزان الاعتدال للذہبی ج۲ ص۶۶۱، معرفۃ الثقات للعجلی ج۲ ص۱۰۵، سوالات البرقانی ص۱۳، تقریب التہذیب لابن حجر ج۱ ص۵۲۱، تہذیب التہذیب لابن حجر ج۶ ص۴۱۵، مجمع الزوائد للہیثمی ج۴ ص۲۵۳ ــــ ۶۹- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۵ ــــ ۷۰- تقریب التہذیب لابن حجر ج۱ ص۶۰ ــــ ۷۱- تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج۳ ص۱۷۳ ــــ ۷۲- الرسالہ للامام شافعی ص۱۴۰، کتاب الام للشافعی ج۴ ص۳۶، ۴۰ ــــ ۷۳- سنن الکبریٰ للبیہقی ج۶ ص۲۶۴ وکذا فی کشف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخفاء ومزیل الالباس للعجلونی ج ۲ ص ۴۹۶ ــــ ۷۴- الجامع الصغیر ۹۹۳۳ ــــ ۷۵- مسند الطیالسی ۱۱۲۷ ــــ ۷۶- سنن سعید بن منصور ۴۲۷ ــــ ۷۷- الارواء الغلیل للالبانی ۱۶۵۵ ــــ ۷۸- صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ للالبانی ج ۲ ص ۱۲۵۶ ۷۹- المقالات للکوثری ص ۶۵-۶۷ ــــ ۸۰- اسنیٰ المطالب للحوت البیروتی ص ۳۵۴ ــــ ۸۱- حافظ ابن حجر کے اس قول کے متعلق علامہ احمد شاکر فرماتے ہیں: " ومنازعة الفخر ليست مبنية الاعلى الاحتمالات العقلية ولم يحقق المسئلة على قواعد الفن الصحيحة"۔ (تعلیق احمد شاکر علی الرسالۃ للامام الشافعی ۲۴۲) یعنی "فخرالدین رازی کا اس بارے میں نزاع صرف عقلی احتمالات پر مبنی ہے۔ اس بارے میں جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ صحیح فنی قواعد کی رو سے تحقیق کر کے نہیں کہا گیا ہے"۔ ــــ ۸۲- فتح الباری ج ۵ ص ۳۷۲ وکذا فی تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج ۳ ص ۱۹۰ ــــ ۸۳- المحلی لابن حزم اندلسی ج ۹ ص ۳۱۶ ــــ ۸۴- معارف القرآن للمفتی ج ۱ ص ۳۸۴-۳۸۵ ــــ ۸۵- نفس مصدر ج ۱ ص ۳۸۴-۳۸۵ ــــ ۸۶- الاجماع لابن المنذر ص ۷۹ طبع دائرہ المعارف اسلامیہ آسیاباد والاوسط لابن المنذر مصورۃ بالجامعۃ الاسلامیۃ ورقہ ۱۵۵ (الف) ــــ ۸۷- بدایہ المجتہد لابن رشد ج ۲ ص ۳۳۴ ــــ ۸۸- المغنی لابن قدامہ ج ۶ ص ۶ ــــ ۸۹- واضح رہے کہ حدیث زیر بحث کے سنداً صحیح ہونے کا یہ دعویٰ محل نظر ہے۔ ــــ ۹۰- المقالات الکوثری ص ۶۵-۶۷ ــــ ۹۱- فیض الباری علی صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۰۹ ــــ ۹۲- ارشاد الفحول للشوکانی ص ۱۹۳ ــــ ۹۳- الاجوبہ الفاضلہ للکنوی ص ۵۱-۵۲ ــــ ۹۴- صحیح البخاری مع فتح الباری ج ۵ ص ۳۷۲ ــــ ۹۵- جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص ۱۸۹ ــــ ۹۶- سنن النسائی مع التعلیقات السلفیہ ج ۲ ص ۱۲۱ ــــ ۹۷- رسالہ "تدبر" لاہور، عدد ۳۷ ص ۳۶ مجریہ ماہ نومبر ۱۹۹۱ء ــــ ۹۸- نفس مصدر عدد ۱۳ ص ۱۶ مجریہ ماہ فروری ۱۹۸۵ء ــــ ۹۹- المائدہ ۶ ــــ ۱۰۰- صحیح البخاری مع فتح الباری ج ۱ ص ۱۴۳، ۱۸۹، ۲۶۵، ۲۶۷ صحیح مسلم کتاب الطہارہ باب ۲۵، ۲۸، ۳۰، جامع الترمذی ج ۱ ص ۵۰ وغیرہ ــــ ۱۰۱- الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم ج ۴ ص ۱۱۳ ــــ ۱۰۲- ج ۱ ص ۵۹ ــــ ۱۰۳- ص ۱ ص ۹۶-۹۷ ــــ ۱۰۴- النساء ۵ ــــ ۱۰۵- تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۶۲، الناسخ والمنسوخ لہبۃ اللہ ص ۳۳، تفسیر الطبری ج ۴ ص ۲۹۴ ــــ ۱۰۶- ص ۶۶ وما بعدہا ــــ ۱۰۷- ص ۴۷۷-۴۸۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ